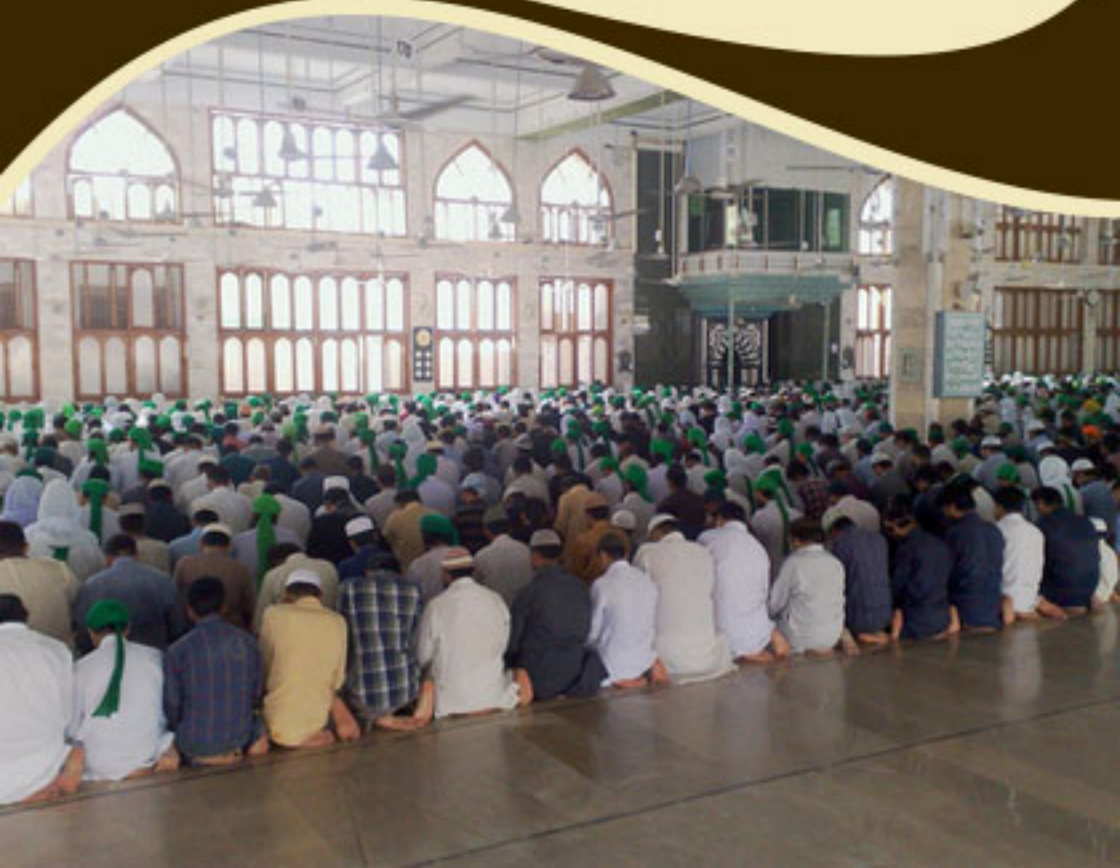


ترکِ جماعت کی وعیدیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبُ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

نَوْتُ سُنَّتِ الْاِعْتِکَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے،

نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت:

نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص مجھ پر دُرودِ پاک

بھیجتا ہے تو جب تک وہ دُرود شریف بھیجتا رہتا ہے، فرشتے اُس کے لئے دُعائے رَحمت کرتے رہتے ہیں

اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔" (مسند امام احمد، ج ۵، ص: ۳۲۳، حدیث: ۱۵۶۸۰)

قلیل روزی پہ دو قناعت، فُضول گوئی سے دید و نفرت

دُرود پڑھتا رہوں بکثرت، نبی رَحمت شفیق اُمّت

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "بَشِّرِ الْمُؤْمِنِ خَیْرًا مِنْ عَمَلِہٖ" "مُسلماں کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اُچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اُچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سنوں گا ﴿ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ﴿ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ﴿دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ﴿صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب، اذْكُرُوا اللّٰهَ، تَوْبُوا اِلَى اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ﴿بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ﴿اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ﴿دیکھ کر بیان کروں گا ﴿پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالنُّوعْظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اُچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 3461) میں وارد اس فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ﴿نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ﴿اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اغلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا

﴿مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوَرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغَبَتِ دِلَاوُس گا﴾ تہمت لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ﴿نظر کی حِفَاظَت کا ذہن بنانے کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔﴾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باجماعت نماز کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 جلدوں پر مشتمل کتاب "عُیُونُ الْحِکَایَات" جس میں پیاری پیاری نصیحت بھری حکایات ہی حکایات ہیں، حکایتوں بھری اس عظیم کتاب کی جلد 2 میں حکایت نمبر 273 ہے کہ

حضرت سیدنا عبید اللہ بن عمر ثَوْرِی رِی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "میں نے ہمیشہ عشاء کی نماز باجماعت ادا کی، مگر افسوس! ایک مرتبہ میری عشاء کی جماعت فوت ہو گئی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ میرے ہاں ایک مہمان آیا، میں اس کی خاطر مُدَارَات (مہمان نوازی) میں لگا رہا۔ فَرَاغَت کے بعد جب مسجد پہنچا تو جماعت ہو چکی تھی۔ اب میں سوچنے لگا کہ ایسا کون سا عمل کیا جائے، جس سے اس نُقْصَان کی تلافی ہو۔ یکایک مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لَمِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آیا کہ "باجماعت نماز، مُتَفَرِّد کی نماز پر اکیس (21) دَرَجے فضیلت رکھتی ہے۔ اسی طرح پچیس (25) اور ستائیس (27) دَرَجے فضیلت کی حدیث بھی مروی ہے۔" (صحیح البخاری، کِتَابُ الْاِذَاان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ج 1، ص: ۲۳۲، حدیث ۶۳۵-۶۳۶، "الم اجد باحدی وعشرین") میں نے سوچا، اگر میں ستائیس (27) مرتبہ نماز پڑھ لوں تو شاید جماعت فوت ہو جانے سے جو کمی ہوئی، وہ پوری ہو جائے۔ چنانچہ، میں نے ستائیس (27) مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی، پھر مجھے نیند نے آلیا۔ میں نے اپنے آپ کو چند گھڑ سواروں (گھوڑے سواروں)

کے ساتھ دیکھا، ہم سب کہیں جارہے تھے۔ اتنے میں ایک گھڑ سوار نے مجھ سے کہا: "تم اپنے گھوڑے کو مَشَقَّت میں نہ ڈالو، بے شک تم ہم سے نہیں مل سکتے۔" میں نے کہا: "میں آپ کے ساتھ کیوں نہیں مل سکتا؟" کہا: "اس لئے کہ ہم نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی ہے۔" (عیون الحکایات، ج ۲، ص: ۹۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی فریضیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جماعت چھوٹ جانے کے بعد اگر کوئی اس نماز کو 27 بار پڑھ بھی لے تب بھی باجماعت نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ یقیناً باجماعت نماز پڑھنے کی اپنی ہی برکتیں ہیں جو بغیر جماعت کے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں اور اپنے کام کاج، اہل و عیال اور دیگر مضروفیات پر نماز کو فوقیت دیں، کیونکہ کوئی عمل نماز سے بڑھ کر اہمیت کا حامل نہیں ہو سکتا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پار 28 سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ کی آیت نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے:

| | |
|---|---|
| <p>تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْاَيَانِ: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔</p> | <p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝</p> |
|---|---|

مفسرینِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی کی ایک جماعت کا قول ہے کہ اس آیتِ مبارکہ میں ”ذِکْرِ اللہ“ سے مراد پانچ (5) نمازیں ہیں، لہذا جو اپنے مال مثلاً خرید و فروخت یا پیشے یا اپنی اولاد کی وجہ سے نمازوں کو

ان کے اوقات میں ادا کرنے سے غفلت اختیار کرے گا وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔

(کتاب الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلوٰۃ، ص ۲۰)

ایک اور مقام پر نماز نہ پڑھنے والوں کے بارے میں، پارہ 29 سُورَةُ الْهُدٰی کی آیت نمبر 43، 42 میں

اِرشاد ہوتا ہے:

| | |
|--|---|
| <p>تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْاِيَانِ: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔</p> | <p>مَا سَأَلَكُمْ فِي سَقَرٍ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الصَّالِّينَ ۝</p> <p>(پارہ ۲۹، مدثر: ۴۲، ۴۳)</p> |
|--|---|

سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس عمل کے بارے میں حساب لیا جائے گا، وہ اس کی نماز ہوگی۔ اگر اس کی نماز دُرُست ہوئی تو وہ نجات و فلاح پا جائے گا اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ شخص رُسوا و برباد ہو جائے گا۔“ (جامع الترمذی، ابواب الصلوٰۃ۔۔۔۔۔ الح، باب ما جاء ان اول ما يحاسب۔۔۔۔۔ الح، ج ۱، ص ۴۲۱، حدیث: ۴۱۳، مختصرًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں بھی نماز کا طریقہ، نماز پڑھنے کے فضائل

اور نہ پڑھنے کی وعیدیں بھی بیان ہوئی ہیں، جن سے بُجُوبی نماز کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نے بندوں پر پانچ (5) نمازیں فرض فرمائی ہیں، جس نے انہیں ادا کیا اور ان کے حق کو معمولی جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہ کیا تو اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کے ذِمَّہ کرم پر اس کے لئے وعدہ ہے کہ وہ اُسے جَنّت میں داخل کر دے اور جس نے انہیں ادا نہ کیا تو اس کیلئے اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کے ذِمَّہ کرم پر عہد نہیں، چاہے اسے عذاب دے چاہے اسے جَنّت میں داخل فرمائے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فین لم یوتر، الحدیث: ۱۴۲۰، ج ۲، ص ۸۹)

نارِ جہنم سے تُو اماں دے
 خُلدِ بریں دے باغِ جِناں دے
 واسطہ نُعمانِ بنِ ثابِت کا
 یا اللہ مری جھولی بھر دے
 (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

نمازِ جماعت سے ادا کرو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں جہاں بھی نماز کی ادائیگی کا حکم آیا ہے، اس سے مراد نماز کو تمام تر فرائض و واجبات کے ساتھ ادا کرنا ہے اور نماز کے واجبات میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے جماعت کے ساتھ پڑھا جائے۔ پارہ 1 سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت نمبر 43 میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَأَقِمْ الصَّلَاةَ وَآتِ الزَّكَاةَ وَارْكَعْ وَاسْجُدْ وَاقِفْ
 تَرْجَمَةُ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو
 اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (پ ۱، البقرة: ۴۳)

تفسیر خازن میں ہے: اس آیت میں نماز باجماعت ادا کرنے پر ابھارا گیا ہے، گویا کہ فرمایا: نماز پڑھنے والوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھو۔ (تفسیر الخازن، پ ۱، البقرة: تحت الایۃ ۴۳، ۴۹)

ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 29 سُورَةُ الْقَلَمِ کی آیت نمبر 42, 43 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ يَكْفُفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعُوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ
 تَرْجَمَةُ کنزالایمان: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی
 فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ ۖ لَا خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
 (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) اور سجدہ کو بلائے جائیں

تَرَهُمْ ذِلَّةً ۚ وَكَانُوا يُذْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَلِيمُونَ ﴿۳۱﴾

گے تو نہ کر سکیں گے نیچی نگاہیں کئے ہوئے ان پر
خواری چڑھ رہی ہو گی اور بے شک دُنیا میں سجدہ کے

(پ ۲۹، القلم: ۳۲-۳۳) لئے بلائے جاتے تھے جب تَنْذُرُ شت تھے۔

حضرت ابراہیم تیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "وہ قیامت کا دن ہو گا، اس دن انہیں ندامت کی ذِلّت ڈھانپے ہو گی، کیونکہ انہیں دُنیا میں جب سجدوں کی طرف بلایا جاتا تو یہ تَنْذُرُ شت ہونے کے باوجود نماز میں حاضر نہ ہوتے۔ حضرت سَیِّدُنا کَتَبُ الْاَخْبَارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: "خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ آیتِ مُبارکہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والوں ہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور بَغِیْرُ عَذْرِ کے جماعت ترک کر دینے والوں کے لئے اس سے زیادہ سخت کون سی وعید ہو گی۔" (تفسیر قرطبی، سورۃ القلم، تحت آیت ۴۳، ۴۲، ج ۹، ص ۱۸۷، ملقطاً)

باجماعت نماز کی ادائیگی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اس آیتِ مُبارکہ میں بغیر عذر جماعت سے نماز نہ پڑھنا ایک ایسا عمل ہے کہ اس کے سبب کل بروز قیامت عذاب اور ذِلّت و خواری مُقَدَّر بن سکتی ہے۔ اس لیے بلا عذر شرعی مسجد کی جماعت نہیں چھوڑنی چاہیے۔ آئیے! اس کی اہمیت جاننے کیلئے چند احادیثِ مُبارکہ سنئے ہیں:

اگر جماعت فوت ہو جانے کا نقصان جان لیتا تو۔۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو اُمَامَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، سُرُورِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "اگر نمازِ باجماعت سے پیچھے رہ جانے والا یہ جانتا کہ اس رہ جانے والے کے لیے کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے حاضر ہوتا۔" (المعجم الکبیر، ج ۸، ص ۲۲۴، الحدیث: ۷۸۸۶)

حضرت سَیِّدُنا ابُو ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ، سُرُورِ سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "کسی (گاؤں) (شہر) یا بادِیہ (یعنی جنگل) میں تین (3) شخص ہوں اور (باجماعت) نماز قائم نہ کی گئی مگر ان پر شیطان مُسلَّط ہو گیا۔ تو جماعت کو لازم جانو کہ بھیڑ یا اُس بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دُور ہو۔" (سنن نسائی، ص ۱۴۷، الحدیث: ۸۴۴)

شراحِ بخاری حضرت علامہ بدر الدین عینی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حدیث کی مراد یہ ہے کہ تارکِ جماعت پر شیطان غالب آجاتا ہے اور اس پر اپنا قَبْضَہ جَمالیتا ہے، جیسے بھیڑ یا ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری پر قابض ہو جاتا ہے اور حدیث میں تین کا ذکر اس لیے ہے کہ جمعِ کم سے کم تین پر بولی جاتی ہے اور تین شخصوں کے ذریعے ہی جُمعہ قائم ہو سکتا ہے، نیز اس حدیث سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اگر دو شخص کسی جگہ میں ہوں اور وہ دونوں جُدا جُدا نماز پڑھیں تو گناہ گار نہیں ہوں گے۔

(شرح ابوداؤد للبینی، ۱۸/۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جہاں مسلمانوں کی آپس میں محبت و مَوَاسَّت میں اضافہ ہوتا ہے وہیں نماز کا ثواب بھی کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں کئی مقامات پر جماعت سے نماز پڑھنے والے کیلئے کثیر ثواب اور کئی انعامات کی بشارتیں وارد ہوئی ہیں۔ آئیے! چار (4) فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سننتے ہیں۔

1. جس نے کامل و ضوکیا، پھر فرض نماز کے لیے چلا اور امام کی اِقْتِدَا میں فرض نماز پڑھی، اس کے

گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (صحیح ابن خزیمہ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۱۴۸۹)

2. اللہ عَزَّوَجَلَّ باجماعت نماز پڑھنے والوں کو مَحْبُوب رکھتا ہے۔ (مسند احمد، ۲/۳۰۹، الحدیث: ۵۱۱۲)

3. باجماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے 27 ذَرَّجے اَفْضَل ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ،

الحدیث: ۱۰۶۳۵/۲۳۲)

4. جب بندہ باجماعت نماز پڑھے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی حاجت کا سوال کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ

اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔ (علیہ الاولیاء،

۷/ ۲۹۹، الحدیث (۱۰۵۹)

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نمازیں

اللہ! عبادت میں مرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سماعت فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھنے کے کس قدر فضائل

ہیں۔ جماعت سے نماز پڑھنے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ اسے جماعت میں شریک ہونے کے سبب

ستائیس (27) گنا زیادہ ثواب ملتا ہے، ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے، اس کی دُعاؤں کو

قبولیت کا شرف مل جاتا ہے اور نماز کے ارادے سے گھر سے نکلنے پر قدم قدم پر نیکیاں ملتی ہیں، جب

تک وہ جماعت کے انتظار میں بیٹھا رہے، اُسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے، الغرض جماعت سے نماز پڑھنے

والے کا سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اور جو چالیس (40) نمازیں جماعت سے پڑھنے والا بن جائے اس کے تو

وارے ہی نیارے ہیں۔ چنانچہ

میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے، کعبے کے بَدْرُ الدُّجٰی، طیبہ کے شمسُ الصُّحٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے چالیس (40) دن باجماعت (نماز) پڑھے اور تکبیر اُولٰی پائے، اس کے

لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نار (یعنی دوزخ) سے، دوسری نفاق سے۔

(جامع الترمذی، "أبواب الصلاة، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولی، الحدیث: ۲۴۱، ج ۱، ص ۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چالیس (40) روز تک تکبیر اُولٰی کے ساتھ نماز

پڑھنے والا نہ صرف نفاق (یعنی منافقت) جیسی بُری خصلت سے محفوظ ہو جاتا ہے بلکہ نارِ جہنم سے بھی امان پاتا ہے۔ حضرت سیدنا امام شرف الدین حسین بن محمد طبری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نفاق سے برائت کا مطلب یہ ہے کہ وہ دُنیا میں مُنافِق جیسے اعمال سے محفوظ رہے گا اور اسے مُخلصین جیسے اعمال کرنے کی توفیق ملے گی نیز آخرت میں نارِ جہنم سے اَمَن میں رہے گا جس میں مُنافِق کو عذاب دیا جائے گا یا پھر مُراد یہ ہے کہ اس کیلئے اس بات کی گواہی دی جائے گی کہ یہ مُنافِق نہیں ہے، کیونکہ مُنافِقین جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو سُستی سے کھڑے ہوتے ہیں جبکہ اس کا حال ان کے برعکس ہے۔

(شرح الطیبی، ج ۳ ص ۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ باجماعت کی اس قدر برکتوں اور فضیلتوں کے باوجود سُستی کرنا اور جماعت سے نماز نہ پڑھنا کس قدر تَعَجُّب خیز ہے؟ مگر افسوس! جماعت کی پروا نہیں کی جاتی، بلکہ نماز بھی اگر قضا ہو جائے تو کوئی رنج نہیں، مگر ہمارے اسلاف کی تو یہ حالت تھی کہ اگر ان کی تکبیرِ اولیٰ کبھی فوت ہو جاتی تو انہیں اس قدر صدمہ ہوتا جیسے بہت بڑا نقصان ہو گیا ہو، یہ حضرات دُنیا و مافیہا (یعنی یہ دُنیا اور اس میں جو کچھ بھی ہے) سے تکبیرِ اولیٰ کو زیادہ اہم سمجھتے تھے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مَرُوْی ہے کہ سَلَفِ صالحین یعنی پُرانے بزرگوں کے نزدیک نماز کی کچھ اس قدر اہمیت تھی کہ اگر ان میں سے کسی کی تکبیرِ اولیٰ فوت ہو جاتی تو تین (3) دن تک اس کا افسوس کرتے رہتے اور اگر کسی کی کبھی جماعت فوت ہو جاتی تو اس کا سات (7) روز تک غم مناتے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۶۸) ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے اندر نمازِ باجماعت کی اہمیت اور اس کی مَحَبَّت پیدا کریں اور اپنے بچوں کو بھی شروع سے ہی جماعت سے نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

تکبیرِ اولیٰ چھوٹنے پر بیٹے سے باز پرس

امام مجاہد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: ایک بدری صحابی رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے سے پوچھا: تم نے ہمارے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی؟ بیٹے نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے پھر پوچھا: تم نے تکبیر اُولیٰ پائی؟ بیٹے نے عرض کی: نہیں! اِرشاد فرمایا: باجماعت نماز کا جو حصہ تم سے فوت ہو گیا، وہ سیاہ آنکھوں والی سو (100) اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ (مصنف عبد الرزاق، ۱/۳۹۱، حدیث ۲۰۲۵)

بیٹے کو مسجد میں رہنے کی تلقین

حضرت سَیدنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: بیٹا! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے، بلاشبہ میں نے حبیبِ رَبِّ ذُو الْجَلالِ، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسجدیں مُتَّقِیوں کے گھر ہیں اور جس کا گھر مسجد ہو، اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت، رحمت اور سُوءِ جَنّت لے جانے والے پُل صراط سے باحفاظت گزارنے کا ضامن بن جاتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۱۷۲، حدیث ۱)

بال مند وادیئے!

حضرت سَیدنا صالح بن کیسان رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جس دِیانت و محنت کے ساتھ اپنے شاگردِ رشید حضرت سَیدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے کردار و گفتار کی نگرانی کی، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بار حضرت سَیدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی جماعت میں شریک نہ ہو سکے۔ اُستادِ محترم نے وجہ پوچھی تو بتایا: "میں اُس وقت بالوں میں کنگھی کر رہا تھا۔" تڑپ کر بولے: "بال سنوارنے کو نماز پر ترجیح دیتے ہو!" اور اس بات کی خبر مصر میں آپ کے والدِ محترم کو کر دی، انہوں نے اُسی وقت اپنا خاص آدمی بیٹے کو سزا دینے کے لئے بھیجا، جس نے مدینہ شریف پہنچتے ہی سب سے پہلے اُن کے بال مند وادیئے پھر کوئی دوسری بات کی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۴) اسی تعلیم و تربیت کا

نتیجہ تھا کہ آپ کی شخصیت اُن تمام اخلاقی بُرائیوں سے پاک تھی، جن میں اس وقت کے کئی نوجوان مبتلا تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں اُن والدین کے لئے دَرس کے مہکے مہکے مدنی

پھول ہیں جو اپنی اولاد کی مدنی تربیت پر خاطر خواہ توجُّہ نہیں دیتے، اُن سے دُنوی تعلیم کے بارے میں تو پوچھ گچھ کرتے ہیں مگر نمازوں کی ادائیگی کی ترغیب تک نہیں دیتے، یاد رکھئے! تربیتِ اولاد صرف اس چیز کا نام نہیں کہ انہیں کھانے پینے اور لباس جیسی ضرورتوں اور آسائشوں میں رکھا جائے بلکہ انہیں اللہ عزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُطیع و فرمانبردار بنانے کی کوشش کرنا بھی والدین کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ آج کے اس پُر فتن دور میں بچوں کی مدنی تربیت کی اہمیت تو اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ جب جدّت پسندی کی رنگینیاں اور فریب کاریاں مُسلم معاشرے کو ٹی. وی، ڈش انٹینا، کیبل نیٹ ورک، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا (Social Media)، جنسی و رومانی ناولوں، موبائل کے غلط استعمال (Miss Use)، بُرے دوستوں اور گناہوں بھری محفلوں کی صورت میں گھیرے ہوئے ہیں۔ تفریح اور معلوماتِ عامہ میں اضافے کے نام پر یہ آلات بے حیائی کو جس تیزی سے فروغ دے رہے ہیں، یہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس تباہ کن ماحول میں مدنی مَنوں اور مدنی مَنیوں کو اسلامی معاشرے کا مفید فرد بنانے کے لئے ان کی بہترین تربیت بے حد ضروری ہے۔ اولاد کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ خود بھی اور اپنے گھر کے تمام افراد کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنا ہے۔ کیونکہ جب ہم خود اس مدنی ماحول سے وابستہ ہوں گے، مسجد بھر و تحریک میں باقاعدہ شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دھو میں مچائیں گے، مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن بنائیں گے، مدنی قافلوں میں سفر کریں گے اور کروائیں گے، ہر ہفتے ہونے والے مدنی مذاکرے میں پابندیِ وقت کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت کی سعادت پائیں گے، گھر میں گناہوں بھرے چینلز چلانے کے بجائے، الیکٹرانک

مبلغ، 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی "مدنی چینل" کو ہی اپنے گھر میں چلائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے اولاً ہماری اپنی تربیت کا سامان ہو گا، پھر اس کی برکت سے اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرنا بھی آسان ہو گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بچوں کی سنتوں کے مطابق تربیت کرنے کیلئے دارُالمدینہ، جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ قائم ہیں۔ جہاں مدنی منوں اور مدنی مئیوں کی سنتوں کے مطابق صحیح تربیت کی جاتی ہے۔ اولاد کی تربیت کے حوالے سے مزید مدنی پھول حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب ”تربیتِ اولاد“ مکتبۃ المدینہ سے حاصل فرما کر مطالعہ بھی فرمائیے! اس کتاب میں بچوں کی تربیت کے سلسلے میں قرآن و احادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین کی خوشبو سے معطر معطر مدنی پھول بچے کی پیدائش سے لے کر اس کی شادی تک کے تمام امور اور مختلف آدابِ زندگی کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسروں کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دلا کر ثوابِ جاریہ کے حق دار بنئے۔

بالخصوص بچوں اور بالعموم بڑوں کی تربیت کے حوالے سے وقتاً فوقتاً امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے مختلف موضوعات پر مشتمل رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں، مثلاً اب تک 4 رسائل منظرِ عام پر آچکے ہیں، وہ 4 رسائل کون سے ہیں؟، ہو سکے تو اپنے پاس لکھ لیجئے اور آج ہی مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے، ان رسائل کے مطالعہ سے بھی تربیت کے حوالے سے مفید معلومات حاصل ہوں گی۔

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

وہ 4 رسائل یہ ہیں۔ (1) نورِ والا چہرہ (2) فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جھوٹا چور

يَا رَبِّ بچا لے تو مجھے نارِ جحیم سے
اولاد پہ بھی بلکہ جہنمِ حرام ہو

(وسائلِ بخشش ص ۹۸)

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عقلمند کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً عقلمند وہی ہے جو نہ صرف خود دین کے احکامات پر عمل پیرا ہو بلکہ اپنی اولاد کو بھی سنتوں کی پیروی کرنے والا بنائے اور نمازِ باجماعت کی اہمیت بتائے، کیونکہ سب عبادتوں میں اہم عبادت نماز ہے اور یہی ذریعہٴ نجات اور جنت کی کُنجی ہے، اس لیے نماز کی بھرپور حفاظت کرنی چاہیے اور اسے وقت پر جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ لوگ گھر میں ہی نماز پڑھ لیتے ہیں اور مسجد کی حاضری سے کثرتاً اور محض سستی کی وجہ سے ثوابِ عظیم سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہر عاقل، بالغ، حر (آزاد)، قادر پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مُستحقِ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسقِ مَرْدُوۃ الشَّہَادَةِ (یعنی اس کی گواہی مقبول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا (غاموش رہے) تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

(بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۵۸۲)

باجماعت نماز کی اہمیت کو یوں بھی سمجھئے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہمارے پاس جو مال ہے، وہ اپنے شہر میں تو ایک روپے کا بکے گا مگر اسے سمندر پار جا کر فروخت کیا جائے تو 27 روپے میں

بکے گا، تو شاید ہر شخص سمندر پار جا کر ہی اپنا مال فروخت کرنے کو ترجیح دے گا، کیونکہ 27 گنا نفع چھوڑنا کوئی بھی گوارا نہیں کرے گا۔ مگر تعجب ہے کہ چند قدم چل کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے پر 27 گنا ثواب ملتا ہے مگر لوگ اس کی پروا کئے بغیر بلا عذر شرعی جماعت چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام علیہم السلام کا یہ معمول تھا کہ جماعت حاصل کرنے کے لیے ایک ایک میل چل کر مسجد میں آیا کرتے۔

حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے ارشاد فرمایا: کہ ہمارے گھر مسجد سے دُور تھے تو ہم نے اپنے گھروں کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا تاکہ ہم مسجد کے قریب ہو جائیں، تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمادیا اور ارشاد فرمایا: تمہیں ہر قدم کے بدلے ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۳۳۵، الحدیث ۶)

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! صحابہ کرام علیہم السلام میں باجماعت نماز ادا کرنے کا کتنا زبردست جذبہ تھا، واقعی پانچوں وقت ایک ایک میل کا سفر کر کے آنا آسان کام نہیں اور پھر جذبہ اطاعت بھی تو دیکھئے کہ صرف اس لیے مسجد نبوی شریف کے قریب گھر نہیں خرید اتا کہ دُور سے آنے میں زیادہ ثواب حاصل ہو! اس کے برعکس ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے گھروں کے قریب مساجد مَوْجُوْد ہیں، مسجد ذرا سی دُور ہو اور پیدل جانے میں سستی ہو تو گاڑی، موٹر سائیکل کے ذریعے جانے کی ترکیب بن سکتی ہے، مسجدوں میں بھی ضروری سہولیات میسر ہیں مگر بد قسمتی سے پھر بھی جماعت سے نماز نہیں پڑھتے۔ وہ لوگ جو محض سستی کی وجہ سے جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، انہیں چاہیے کہ توجہ کے ساتھ یہ حدیث پاک سنیں اور بار بار اس پر غور کریں اور عبرت کے مدنی پھول چُن کر سستی و غفلت سے جان پھڑاتے ہوئے، نماز باجماعت کی پابندی کا ذہن بنائیں۔

رحمت والے آقا، مکی مدنی مصلطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض نمازوں میں کچھ لوگوں کو غیر حاضر پایا تو ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے، پھر میں ان

لوگوں کی طرف جاؤں جو نمازِ (باجماعت) سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور ان پر ان کے گھر جلا دوں۔ (صحیح مسلم،

کتاب المساجد۔۔ الخ، باب کراہیۃ تأخیر الصلاۃ۔۔ الخ، الحدیث: ۲۵۱-۲۵۲، ص ۳۲۷)

نمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو سستی کبھی آقا

پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یا رسول اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینہ والے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو اپنی اُمت سے بے حد مَحَبَّت فرماتے اور ساری ساری رات اُمت کی بخشش و مغفرت

سُکلیے آنسو بہاتے رہے، ایسے شفیق و کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شانِ جلال میں فرمایا: جو لوگ

جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، میرا جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ یاد رہے! اس واقعہ سے

کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جماعت سے نماز نہیں پڑھتے تھے،

مفسرِ شہیر، حکیمُ اُلمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اُنِّی اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے

ہیں: یہاں رُوئے نَحْن (یعنی بات کا رخ) منافقین کی طرف ہے، کیونکہ کوئی بھی صحابی بلا وجہ جماعت اور مسجد کی

حاضری نہیں چھوڑتے تھے۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح: ۱۶۸/۲) صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو معذور ہونے کے

باوجود بھی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے آتے۔ حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ

نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ و السَّلَام میں حاضر ہو کر عرض کی: ”یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مدینہ

شریف میں مُؤذی جانوروں کی کثرت ہے جبکہ میں نابینا ہوں اور گھر بھی دُور ہے اور کوئی مُناسِب رَہْمٰا بھی

نہیں، جو مجھے لے آیا کرے تو کیا مجھے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے اِسْتِفسار فرمایا (یعنی پوچھا) ”کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟“ انہوں نے عرض کی ”جی ہاں۔“ تو آپ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”پس تم حاضر ہوا کرو کیونکہ میں تمہیں دینے کے لئے کوئی

(رُخصت نہیں پاتا۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، ج ۱، ص ۲۲۹، الحدیث ۵۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

حضرت سَیِّدُنَا اِبْنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نابینا ہونے کے باوجود جماعت کی رُخصت عطا نہیں فرمائی۔ ہمارے تو ہاتھ پاؤں سلامت، آنکھیں دیکھتی ہیں، آنے جانے میں بھی کوئی دشواری نہیں پھر بھی نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر فقط غفلت و سستی کی بنا پر باجماعت نماز جو نادان نہیں پڑھتے اور جو لوگ جماعت سے نماز پڑھتے بھی ہیں، اگر وہ کسی دعوت میں چلے جائیں تو کھانا ختم ہونے کے خوف اور مُرغِ مُسَلَّم پر ہاتھ صاف کرنے کی حرص کے سبب کھانے میں ایسے مشغول ہو جاتے ہیں کہ نماز باجماعت کا ہوش نہیں رہتا۔ لہذا میزبان کو بھی چاہیے کہ جب کسی کی دعوت کرے تو اس بات کا خیال رکھے کہ اس دوران کوئی نماز نہ آئے، اگر تاخیر کی صورت میں وقت نماز آجائے تو پھر لاکھ مصروفیت ہو، فوراً میزبان و مہمان سب کے سب مسجد کا رخ کریں۔ جب تک شرعی مجبوری نہ ہو اُس وقت تک مسجد کی جماعتِ اُولیٰ لینا واجب ہے اور بلاوجہ شرعی مسجد کی جماعت ترک کر کے گھریا کسی اور جگہ جماعت کر بھی لی تو ترک واجب کا گناہ سر پر آئے گا۔

کفر پر خاتمہ کا خوف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! افطار پارٹیوں، شادی و ویسے کی دعوتوں، نیازوں،

ایصالِ ثواب کے اجتماعات اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نمازوں میں مسجد کی جماعتِ اُولیٰ (یعنی پہلی جماعت) ترک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھریا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجد موجود ہے، تو اُن پر بھی واجب ہے کہ پہلے فرض رکعتیں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جو لوگ بلاعذر شرعی باوجود قدرت فرض نماز مسجد میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے ان کو ڈر جانا چاہئے۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، "جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ سے مُسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ (5) نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے، جہاں اذان دی جاتی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے سُنَّہِ ہُدٰی (سُنَّتِ مَوکدہ) مشروع کیں اور یہ (باجماعت) نمازیں بھی سُنَّہِ ہُدٰی سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں پڑھ لیتا ہے تو تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سُنَّتِ چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔" (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۳۲ رقم الحدیث ۲۵۷۷) اس حدیثِ مبارک سے اشارہ ملتا ہے کہ جماعتِ اولیٰ کی پابندی کرنے والے کا خاتمہ بِالْخَیْرِ ہو گا اور جو بلا وجہ شرعی مسجد کی جماعتِ اولیٰ ترک کرتا ہے اُس کیلئے مَعَاذَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ کفر پر خاتمہ کا خوف ہے۔

جو لوگ خَوَاخْوِہ سستی کی وجہ سے پوری جماعت حاصل نہیں کرتے وہ تَوْبُہ فرمائیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں، اگر اذان سُن کر دُخُولِ مسجد (یعنی مسجد میں داخل ہونے کیلئے) اقامت کا انتظار کرتا رہا تو گنہگار ہو گا۔" (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۱۰۲، البحر الرائق ج ۱ ص ۶۰۴) فتاویٰ رضویہ شریف کے اسی صفحہ پر ہے، "جو شخص اذان سُن کر گھر میں اقامت کا انتظار کرتا ہے، اُس کی شہادت (یعنی گواہی) قبول نہیں۔" (البحر الرائق ج ۱ ص ۴۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو بازار کی رنگینیوں میں دکانیں سجائے بیٹھے رہتے ہیں، دفاتر وغیرہ میں مصروفیت کے نام پر وقت گزار دیا جاتا ہے، اذانیں ہو جاتی ہیں، جماعتیں ختم ہو جاتی ہیں اور انہیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا اور جو نماز پڑھتے بھی ہیں تو بے جماعت، بسا اوقات باتیں بناتے ہوئے یا کام کاج کرتے ہوئے جماعت تو جماعت نماز تک فوت کر جاتے ہیں مگر آہ! اس کا افسوس تک نہیں ہوتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے نزدیک جماعت کی اہمیت بڑی سے بڑی سَلَطَنَتِ ملنے سے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہو ا کرتی تھی، چنانچہ

نماز سلطنت سے بہتر

حضرت مَیْمُون بن مہران رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مَسْجِد میں آئے، اُن سے کہا گیا: "جماعت ختم ہو گئی اور لوگ جا چکے ہیں" یہ سُن کر اُن کی زبان پر بے ساختہ جاری ہوا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ، پھر فرمایا: "میرے نزدیک اِس (باجماعت) نماز کی فضیلت عراق کی ٹھکرانی سے زیادہ ہے۔" (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۶۸)

جماعت فوت ہونا بچہ کی موت سے سخت تر ہے

حضرت سَیِّدُنا حاتمِ اَحْمَم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک بار میری جماعت فوت ہو گئی تو صرف حضرت اَبُو اسحاق بخاری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے میری تَعْرِیْتُ کی اور اگر میرا بیٹا فوت ہوتا تو دس ہزار (10000) سے زائد لوگ میری تَعْرِیْتُ کرتے، افسوس! لوگوں کے نزدیک دُنیا کی مُصِیبت سے زیادہ دین کی مُصِیبت آسان ہو گئی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۶۸)

باغِ مساکین پر صدقہ کر دیا

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ”حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے، جب واپس ہوئے تو لوگ نمازِ عصر ادا کر چکے تھے، یہ دیکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھا اور ارشاد فرمایا: ”میری عصر کی جماعت فوت ہو چکی ہے، لہذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغِ مساکین پر صدقہ ہے تاکہ یہ اس کام کا کفارہ ہو جائے۔“ (الزواجر عن اقتراف الكبائر، باب صلاة الجاعة، الکبیۃ الخامسة والثمانون، ۱/۳۱۱)

اللہ اکبر! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزرگوں کے نزدیک جماعت کی کس قدر اہمیت تھی، اُن کے نزدیک مال و اولاد کا تَلَف (ضائع) ہو جانے سے بڑی مُصِیبت نمازِ باجماعت چھوٹ جانا تھا۔

مسجد بھر و تحریک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھری مَدَنی تحریک ہے اور چاہتی ہے کہ کسی طرح اُمتِ مسلمہ کا بچہ بچہ پکا نمازی بن جائے۔ آئیے! ہم سب مل جل کر اس نیک کام میں دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کریں، خود بھی نمازِ باجماعت کی پابندی کریں اور دوسروں کو نمازی بنانے کی مہم بھی تیز سے تیز کر دیں، جب بھی نمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجد جانے لگیں، امیرِ اہلسنّت و امت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ 72 مَدَنی انعامات میں سے مَدَنی انعام نمبر 2 پر عمل کی نیت سے دوسروں کو باجماعت نماز کی ترغیب دلا کر ساتھ لیتے جائیے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہمارے سب سے ایک بھی نمازی بن گیا تو جب تک وہ نمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نماز کا ہمیں بھی ثواب ملتا رہے گا، ورنہ کم از کم نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو ضرور ہاتھ آئے گا۔ جنہیں صحیح طور پر نماز نہیں آتی انہیں نماز سکھائیے۔ نماز، وُضُو، غُسل کے مسائل اور سُنّتیں سیکھنے کیلئے عشا کے بعد کم و بیش 40 منٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرّستہ المدینہ (بالغان) میں داخلہ لے لیجئے، اس میں خود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھائیے۔ ہم سے سیکھنے والا جب جب تلاوت کرے گا، ہمیں بھی اُس کی تلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ ہم بھی سُنّتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔ علاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت اور مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں بھرے سفر کے ذریعے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی زور دار مہم چلا کر مسلمانوں کو ”نیک“ بنانے کی ”مشین“ بن جائیے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا اور دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیَہ نے مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں باجماعت نماز پڑھنے کا عادی بنانے کے عظیم جذبے کے تحت اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گنہگاروں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل، شریعت و طریقت کے جامع مجموعے ”مدنی انعامات“ میں سے ایک مدنی انعام یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ ”کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟“۔

اگر ہم میں سے ہر ایک نمازی اسلامی بھائی اس مدنی انعام کا عامل بن جائے تو وہ دن دور نہیں کہ جب ہماری مساجد میں نمازیوں کی بہاریں آجائیں گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ تکبیر اولیٰ پہلی تکبیر کو کہتے ہیں، اس کو تکبیر تحریمہ بھی کہا جاتا ہے، اس کا ثواب پانے میں ہمارے لیے ایک رعایت یہ بھی موجود ہے کہ پہلی رکعت کا رکوع بھی اگر امام کے ساتھ مل گیا تو ہمیں تکبیر اولیٰ کا ثواب مل جائے گا۔ (الفتاویٰ الہندیہ، ج ۱، ص ۶۹۔

بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۵۰۹)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

جماعت سے نماز پڑھنے کے فوائد اور حکمتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جماعت سے نماز پڑھنے کی عادت بنائیے اور پابندی سے باجماعت نماز ادا کرنے کا معمول بنائیے۔ جب نماز کا وقت آجائے، اپنے تمام کام کاج چھوڑ کر باجماعت نماز ادا کرنے کیلئے مسجد میں حاضر ہو جائیے! نماز باجماعت ادا کرنے کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ مُفسِّرِ شہیر حکیمُ اَلَامَتِ حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سوال قائم کرتے ہیں کہ نماز جماعت سے کیوں پڑھی جاتی ہے، اس میں کیا حکمت ہے؟ مسجد میں حاضری کیوں دی جاتی ہے؟ پھر اس کا جواب دیتے

ہوئے خود ہی اِرشاد فرماتے ہیں: جماعت میں دینی و دُنوی بہت سی حکمتیں ہیں، دُنوی حکمتیں تو یہ ہیں کہ جماعت کی برکت سے قوم میں تنظیم رہتی ہے کہ مُسلمان اپنے ہر کام کے لیے، امام کی طرح صدر اور اُمیر چُن لیا کریں، پھر اُمیر کی ایسی اطاعت کریں، جیسے مُقتدی امام کی (کرتا ہے)، جماعت سے آپس کا اِتفاق بڑھتا ہے، روزانہ پانچ (5) بار کی ملاقات اور دُعا سلام دل کی عداوت دُور کرتا ہے، قوم میں پابندی اوقات کی عادت پڑ جاتی ہے کہ سب لوگ وقتِ جماعت پر دوڑتے آتے ہیں، جماعت سے مُتکبرین کا غرور ٹوٹتا ہے کہ یہاں بادشاہ کو فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے، نیز مسجد ہماری کمیٹی گھریا دار الشوری ہے، جہاں جمع ہو کر مُسلمان اہم مشورہ کر سکتے ہیں، گویا مسجد میں روزانہ محلہ کی پانچ (5) کانفرنسیں ہوتی ہیں، دینی فائدے یہ ہیں کہ اگر جماعت میں ایک کی نماز قبول ہو گئی تو سب کی قبول ہے، جماعت میں گویا مُسلمانوں کا وُفد بارگاہِ الہی میں حاضر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حاکم کے یہاں تہنّا کے مُقابل وُفد کا زیادہ اِ احترام ہوتا ہے، جماعت میں اِنسان رُب کی کچھری میں وکیل یعنی امام کے ذریعہ عرض معروض کراتا ہے، جس سے بات کا وُزن بڑھ جاتا ہے، مسجد کی طرف آنے جانے میں ہر قدم پر دس (10) نیکیاں ملتی ہیں، جماعت سے آدمی کو دینی پیشوا، علماء صُوفیہ کا اَدب سکھایا جاتا ہے۔ (رسائلِ نعیمیہ (اسرار الاحکام)، ص ۲۸۸، ملقطاً)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یا الہی
میں پڑھتا رہوں سُنّتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یا الہی
دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یا الہی
ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جھکا کر کروں خاشعانہ دُعا یا الہی

(وسائلِ بخشش، ص: ۱۰۲)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی میں باجماعت نماز کے فضائل سُننے کے باجماعت نماز پڑھنے والے کو ہر قدم پر نیکیاں، دَرَجات کی بلندی، گناہوں کی مغفرت جیسی عظیم سعادتیں ملتی ہیں، ساتھ ہی اس کی اہمیت اور ترکِ جماعت کی وعیدوں میں سے یہ بھی سنا کہ جماعت سے نماز نہ پڑھنے والا فاسق (گنہگار)، عَرْدُ الشَّہَادۃ (یعنی جس کی گواہی قبول نہیں) ہے، ترکِ جماعت کرنے والوں کے لئے تو یہ وعید ہی کافی ہے کہ رحمت والے آقا و میٹھے میٹھے مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: لوگ ترکِ جماعت سے ضرور باز آجائیں یا پھر میں ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ نیز جماعتِ اُولیٰ کی پابندی کرنے والے کا خاتمہ بِالْخَیْرِ ہو گا اور جو بلا و جَہِ شَرعی مجبوری کے، مسجد کی جماعتِ اُولیٰ ترک کرتا ہے، اُس کیلئے مَعَاذِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ کفر پر خاتمے کا خوف ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہیں اور پانچوں نمازیں باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پڑھنے کو اپنا معمول بنالیں ورنہ یاد رکھئے! کل بروزِ قیامت جہنم کا خوف ناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

مجلس تاجران:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ نماز باجماعت کی اہمیت بتانے، سُنّتوں کی تَرْبِیّت اور نیکی کی دعوت پھیلانے کیلئے دعوتِ اسلامی کم و بیش 97 شعبہ جات میں کام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ ”مجلس

تاجران“ بھی ہے، تجارت ایک ایسا شعبہ ہے جو ہر ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، بلکہ کئی ملکوں کی معیشت کا انحصار و مدار ہی تجارت پر ہے، مگر بد قسمتی سے علمِ دین سے دُوری کی وجہ سے آج مسلمانوں کی ایک تعداد تجارت کے اسلامی سُنہری اُصولوں پر عمل کرنے سے بہت دُور ہے۔ چنانچہ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک مجلس بنام ”مجلسِ تاجران“ کا قیام عمل میں آیا، جس کا کام شعبہ تجارت سے مُسلک لوگوں کو تجارت کے مُتعلّق اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا، ان میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے نیکی کی دعوت کی دُھو میں بچانے کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، مدنی مقصد کے حُصول اور بازاروں میں مدنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسب مقام پر درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ دینے کا اہتمام کرنا ہے، جسے چوک دَرس کہا جاتا ہے۔ چوک درس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مختلف اوقات میں ”تجارت کو رسز“ کروانے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، مدنی چینل پر باقاعدہ بیانات بنام سلسلہ ”اَحکام تجارت“ کی ترکیب ہے، الغرض تجارت کو صحیح معنی میں اسلامی خُطوط پر اِستوار (مُسْتَحکم و مُقْبُوط) کرنے کیلئے، دعوتِ اسلامی کی یہ مجلس کوشش میں مگن ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گناہوں بھری زِندگی

سے تابع ہو کر نیکوں بھری زندگی گزار رہے ہیں۔ آئیے! ہم سب بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لینے والے بن جائیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ کثرُ الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نور العرفان یا تفسیر صراطُ الجہان، درسِ فیضانِ سنت (4 صفحات) اور منظوم شجرہ قادریہ، رَضْوِیہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد اشراق و چاشت اور صلوٰۃ و سلام پر اس کا اختتام ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی بڑی برکتیں ہیں، نبیِ مکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنت میں لے جائے گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴ ص ۳، المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس شخص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یادین کی کوئی سنت سکھائی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہو گا۔ (معجم الجامع للسیوطی ج ۷ ص ۲۰۹ حدیث ۲۲۴۵۴) لہذا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کی نیت کر لیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خوب خوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

فیشن پرست ”مُسلِّخِ سنت“ بن گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کی عادت سے جان چھڑانے، سنتیں اپنانے اور اپنا

سینہ عشقِ رسول ﷺ کا مدینہ بنانے کیلئے، دعوتِ اسلامی کے سدا بہار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک خوشگوار و مشکبار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ اندور شہر (M.P. ہند) کے ایک ماڈرن نوجوان نے آخری عشرہ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے کئے جانے والے اجتماعی اعتکاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے قلب میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، چہرے پر داڑھی کی بہاریں مسکرانے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سر سبز ہو گیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے کے مسافر بن گئے، خوب مدنی رنگ چڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مبلغِ دعوتِ اسلامی بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر اپنے شہر میں حلقہ مشاورت کے نگران کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہہ بزمِ جنت ﷺ کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابن عساکر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آئیے شیخ طریقت، امیر اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے پانی پینے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : ﴿اُونُٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو (ترمذی ج ۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲)﴾ ﴿نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد ج ۳، ص ۷۴، حدیث: ۳۷۲۸)﴾ مفسرِ شہیر حکیم اَلْاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰحَنّٰن اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس مُنہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکنوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراۃ ج ۶ ص ۷۷) البتہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ﴿پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے﴾ ﴿چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے﴾ ﴿پانی تین سانس میں پیئیں﴾ ﴿میٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے﴾ ﴿پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے﴾ (اتحاف السادة للزیدی ج ۵ ص ۵۹۴) ﴿پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کیسے﴾ ﴿گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے﴾ ﴿منقول ہے: سُورُ الْمُؤْمِنِ شِعَاء یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شفا ہے﴾ (فتاویٰ کُبریٰ فقہیہ، لابن حجر الہیتمی ج ۴ ص ۱۱۷) ﴿پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَو مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 ذرود پاک اور 2 دُعائیں

شبِ جمعہ کا ذرود: (1) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاَمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی

الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس ذرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افضل الصلوات علی سید السادات ص ۱۵۱ ملخصاً)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ ذرود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (الْقَوْلُ الْبَدِيع ص ۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِإِذْنِ أَمْرٍ مُلْكٍ اللَّهُ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (فَضْلُ الصَّلَوَاتِ عَلَی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۳۹)

(5) قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی

مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا

ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِيع ص ۱۲۵)

(6) دُرودِ شفاعت

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْبَقْعَدَ الْبَقْرَبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شَافِعِ أُمِّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعْظَم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے

لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَعَى اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَادِجِ ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ

قَدَر حاصل کر لی۔ (ابن عساکر ج ۱ ص ۱۵۵ حدیث ۴۴۱۵)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

(یعنی خدائے علیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے)